

تک بتا نہ دوں، یہ میرا گھر ہے،
تجھے اس کا پتہ نہ چلے گا اور تو نہ
جانے گا کہ یہ میرا گھر ہے۔

۲۔ شرح : جب تک
مجھ میں بات کرنے کی تاب و قواں
تھی، میں حالِ دل سناتا تھا اور
محبوب کو اس پر کوئی توجہ نہ دیتی تھی۔
خود اس نے کبھی پوچھا ہی نہیں
کہ خستہ و در ماندہ عاشق کا حال
کیا ہے۔ اب صغف اور ناتوانی
کے باعث مجھ میں بات کرنے کی
بھی قوت نہ رہی اور اس نے
میرے حال سے بے خبر رہنے
کے لیے یہ تر شا تر شا یا بہانہ پیش
کر دیا کہ میں بتائے بغیر کسی کے
دل کی بات کیونکر جانوں؟ تم
کچھ کہو تو مجھے معلوم ہو کہ کیا چاہتے
ہو؟ حالانکہ جانتا ہے، مجھ میں کچھ
کہنے کی طاقت ہی نہیں۔ محبوب کی طرف سے یہ انتہائی ستم ظریفی ہے۔

۳۔ شرح : تقدیر سے میرا معاملہ ایسے محبوب کے ساتھ آپڑا ہے، جس
کا نام لیتے وقت ہر شخص اسے ستکر کہتا ہے۔

ظاہر ہے کہ جو محبوب دنیا بھر کے نزدیک ظالم و ستکر ہو، اس سے عاشق کی
کوئی امید کیونکر برآ سکتی ہے؟

جی میں ہی کچھ نہیں ہے ہمارے، وگرنہ ہم
سہر جائے یا رہے، نہ رہیں پر، کہے بغیر
چھوڑوں گا میں نہ اُس بُتِ کافر کا پوجنا
چھوڑے نہ خلق، گو مجھے کافر کہے بغیر
مقصد ہے ناز و غمزہ، ولے گفتگو میں کام
چلتا نہیں ہے دُشنہ و خنجر کہے بغیر
بہر حین ہو مشاہدہ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر
بہرا ہوں میں تو چاہیے دونا ہو التفات
سننا نہیں ہوں بات، مکرر کہے بغیر
غالب! نہ کر حضور میں تو بار بار عرض
ظاہر ہے تیرا حال سب اُن پر، کہے بغیر